سلسلۂ تبلیغ نمبر 479

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشادِ نبوی ﷺ صَلُّوا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ

تم اسی طرح نماز ادا کرو، جیسے تم مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ (الحدیث)

نمازِ نبوی ﷺ

اَحادیثِ صحیحہ کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

اِدارہ تبلیغ اِسلام
جام پور ضلع راجن پور
0333-8556473

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کا مصرف: دینی لٹریچر کی اشاعت

نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فی سبیل اللہ.... لفظ عام ہے اس لیے جس چیز پر عرفاً شرعاً اور لغتہً فی سبیل اللہ صادق آئے گا وہ بھی زکوٰۃ کا مصرف ہو سکتی ہے.... رفاہِ عام کے لیے نشر مصاحف وکتب حدیث وتفسیر خالص دینی کتب کی نشر واشاعت! ۔ (تعلیم الزکوۃ از نواب صدیق حسن رحمہ اللہ)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کسی بھی تبلیغی، تحریری یا تقریری مد میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز ہے ۔ کیونکہ تبلیغی جدوجہد پر جہاد فی سبیل اللہ صادق آتا ہے ۔ (زکوٰۃ عشر اور صدقۃ الفطر کے فضائل: ۱۰۷)

مولانا اقبال کیلانی، کتاب الزکوٰۃ صفحہ نمبر 71 پر لکھتے ہیں:

دین کی سربلندی، دین کی تیاری اور اشاعت دین کے جملہ کام مثلاً دینی مدارس کی تعمیر ان کی دیکھ بھال، دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم وغیرہ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے ۔

دور حاضر کے محقق مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں:

مدارس دینیہ جہاں فقیر، مسکین اور غریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا کسی بھی تبلیغی تحریری یا تقریری مد میں زکوٰۃ کا صرف کرنا جائز ہے ۔ کیوں کہ تبلیغی جد و جہد پر جہاد فی سبیل اللہ صادق آتا ہے ۔ (زکوٰۃ عشر اور صدقۃ الفطر کے فضائل: صفحہ نمبر ۱۰۴ مطبوعہ دارالسلام)

محمد ابوبکر　　محمد عثمان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور

0333-3274433

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ اشاعت نمبر 479

ایڈیشن نمبر 6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشاد نبوی ﷺ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

تم اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ (الحدیث)

نمازِ نبوی ﷺ

اَحادیثِ صحیحہ کی روشنی میں

www.kitabosunnat.com

ناشر

ادارہ تبلیغ اسلام

جام پور ضلع راجن پور

0333-8556473

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	----------	نمازِ نبوی ﷺ
طابع	----------	عبدالرحمان عابد
باہتمام	----------	مکتبہ محمدیہ Mob:0300-4826023
طبع ششم	----------	فروری 2020ء
تعداد	----------	3300
ناشر	----------	ادارہ تبلیغ اسلام جام پور
ہدیہ	----------	تقسیم فی سبیل اللہ

بذریعہ ڈاک ملنے کا پتہ

مولانا محمد یٰسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور

0333-8556473

بالمشافہ حاصل کرنے کے لیے

1 - **محترم سید انصار احمد صاحب**

امیر انتظامیہ جامع مسجد محمدی لین نمبر 5، پشاور روڈ، راولپنڈی 0322-5143240

2 - **جناب خلیل احمد ملک صاحب**

73۔احمد بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور 0333-4222678

3 - **جناب حاجی محمد ارشد صاحب**

236۔فیروزن راہوالی کینٹ گوجرانوالہ 0300-9643643

4 - **جناب شیخ شکیل الیاس صاحب**

شکیل ٹریڈرز کھی گلی نمبر 1 میریٹ روڈ کراچی 0321-9272265

5 - **جناب شیخ محمد نعیم صاحب**

3/3 F1 سٹریٹ نمبر 2 پورن نگر ... کلونی 0300-8618811

المکتبۃ ... محمد عثمان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور 0333-3274433 ,0313-6783283

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر 7
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نماز کی اہمیت 8
- نماز ذریعہ نجات ہے 9
- رسول اللہ ﷺ اور عوام کی نماز میں عملی فرق 10
- مرد اور عورت کی نماز میں فرق اور احناف 11
- وضو 15
- قبلہ رخ سیدھا کھڑا ہونا رفع یدین کرنا اور تکبیر کہنا 15
- ہاتھ اٹھانے کی کیفیت 16
- دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ پر رکھنا 16
- شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (بڑے پیر) اور نماز میں سینے پر ہاتھ رکھنا 17
- علامہ محمد حیات سندھی رحمہ اللہ کی نصیحت 18
- دعاء استفتاح پڑھنا 19
- تعوذ پڑھنا 19
- تسمیہ پڑھنا 20
- سورۃ فاتحہ پڑھنا 21
- مقتدی کا سورۂ فاتحہ پڑھنا 21
- آمین سری نمازوں میں پوشیدہ کہنا اور جہری نمازوں میں جہراً کہنا 21
- آمین کی آواز یہودیوں کو بری لگتی ہے 21

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اونچی آواز آمین پر حضرت عطاء رحمہ اللہ کی شہادت 22
- بڑے پیر رحمہ اللہ اور اونچی آواز سے آمین کہنا 22
- مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور اونچی آواز سے آمین 22
- علماء احناف اور اونچی آواز سے آمین 23
- سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورۃ پڑھنا 23
- قراءۃ کھینچ کر پڑھنا 24
- قراءت میں ہر آیت پر وقف کرنا 24
- رکوع 25
- رکوع سے سر اٹھانے کے علاوہ ہر ہیئت بدلنے کے لیے تکبیر کہنا 25
- رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا 26
- رفع الیدین اور خلفاء راشدین اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم 26
- حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (بڑے پیر) اور رفع الیدین 27
- شاہ ولی اللہ اور رفع الیدین 27
- محققین احناف اور رفع الیدین 27
- قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں 28
- عصام بن یوسف رحمہ اللہ شاگرد امام ابو یوسف اور رفع الیدین 28
- علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ اور رفع الیدین 29
- رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا اور انگلیوں کو گھٹنے کے نیچے آگے کی طرف رکھنا 29
- رکوع میں سر اور کمر کو برابر رکھنا 30
- رکوع خوب اطمینان سے کرنا چاہیے 31
- رکوع میں تسبیحات پڑھنا 31
- ان تسبیحات کو تین سے دس مرتبہ تک پڑھنا مسنون ہے 31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- رکوع سے سر اٹھانا 32
- رکوع کے بعد قیام کی دعائیں 32
- سجدہ 33
- سجدہ کے لیے جھکتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے 33
- شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ 34
- ہیئت سجدہ 34
- سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سر رکھنا 35
- سجدے میں ہاتھوں کی پانچوں انگلیوں کو ملائے اور قبلہ رخ رکھے 35
- سجدے میں قدموں کو کھڑا رکھنا اور ایڑیوں کو ملا لینا 36
- اطمینان سے سجدہ کرنا 37
- تسبیحات سجود 37
- اول سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھانا 38
- پھر اطمینان سے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا 38
- دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی ہیئت اور ان دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں سبابہ سے اشارہ کرنا 38
- دو سجدوں کے درمیان دعا پڑھنا 39
- دوسرے سجدے کے لیے تکبیر کہنا 39
- پھر اطمینان سے سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھانا 40
- جلسہ استراحت 40
- پھر زمین پر دونوں ہاتھوں کو ٹکاتے ہوئے کھڑا ہونا 40
- دوسری رکعت 41
- دوسری رکعت میں دعا استفتاح اور تعوذ 41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- قعدہ اولیٰ 41
- دونوں قعدوں میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنے کا طریقہ اور اشارہ 42
- کلمات تشہد 43
- قعدہ اول سے تشہد پورا کرتے ہی اٹھنا 43
- تیسری رکعت میں اٹھتے وقت تکبیر اور رفع الیدین کرنا 43
- قعدہ آخر 44
- درود شریف 44
- دعاء 45
- سلام 46
- سلام کو طول نہ دے اور آخر میں وقف کرے 47
- سلام کے بعد اذکار وادعیہ 47
- اختتامیہ 49
- جماعت اور اس کی فضیلت اور تاکید 52
- صف کیسی سیدھی ہونی چاہیے 53
- ضمیمہ 56
- فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے 56
- وہ امام خائن ہے جو دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرتا ہے 57
- فرض نماز کے بعد دعا بدعت نہیں ہے 58
- جرابوں پر مسح 59

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

دین و شریعت میں عبادات کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ ان عبادات میں نماز پنجگانہ رسول اللہ ﷺ کے معراج کا حسین تحفہ ہے۔ خالق و مخلوق میں ہم کلامی کا اس سے بہتر اسلوب اور کیا ہوسکتا ہے۔ یہ نصرتِ الٰہی کا سرچشمہ اور برکاتِ ربانی کا مخزن ہے۔

مسلمان حکمرانوں کے فرائض اربعہ میں اقامتِ صلوٰۃ کو شامل کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اُسے اسلام اور کفر کے درمیان مابہ الامتیاز حیثیت دی گئی ہے۔ اس درجہ قیمتی عبادت کی درستی اور صحت کے لیے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ نماز اُس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

آپ ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں امت کو لازم ہے کہ نماز اسی طرح پڑھے جس طریقے سے آپ ﷺ نے پڑھی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوسکے، قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز کو صرف صحابہ کرام ؓ نے دیکھا ہے جن کے مشاہدات کو کتب احادیث میں تفصیل سے قلم بند کیا گیا ہے۔ نماز کے موضوع پر اردو زبان میں بیسیوں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ کتاب ہذا ممتاز و محقق عالم دین جناب مولانا عبدالعزیز نورستانی کی مرتب کردہ ہے۔ جو اس موضوع پر مختصر مگر جامع انداز میں لکھی گئی ہے۔

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کو متعدد بار اسے چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ موجودہ ایڈیشن بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اپنے بندوں کے لیے فائدہ مند بنائے۔

محمد یٰسین راہی

مدیر ادارہ تبلیغ اسلام، جام پور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَرَّبَنَا بِالسُّجُوْدِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ قَالَ فَاَعِنِّی بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ، وَعَلٰی اٰلِهِ الَّذِیْنَ وُصِفُوْا بِالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ.

اما بعد!

نماز ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا:

((رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعُمُوْدُهَا الصَّلٰوةُ.)) ❶

''تمام کاموں کی بنیاد اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔''

یعنی جس طرح دیوار بغیر بنیاد قائم نہیں رہ سکتی اس طرح نماز کے بغیر آدمی کا دین قائم نہیں رہ سکتا، گویا تارک نماز دین کے ستون کو گرا دیتا ہے۔

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ.)) ❷

''آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا فرق ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ (الروم: ٣١)

''اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت ہو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نماز کی اہمیت:

سیدنا عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ

❶ ترمذی: ٢/ ٨٦، ابن ماجه: ص ٢٩٥، قال الترمذی حسن صحیح، رشیدیه دهلی.

❷ مسلم: ١/ ٦١، اصح المطابع دهلی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم عملوں میں سے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے۔''

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول سے معلوم ہوا کہ نماز کا چھوڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ہے اور نماز کے چھوڑنے والے پر کفر کا اطلاق ہوتا ہے، یعنی بے نمازی کو بلا جھجک کافر کہہ سکتے ہیں۔

نماز ذریعہ نجات ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَ كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ .)) ❷

''جو محافظت کرتا ہے نماز پر، ہوگی اس کے لیے روشنی کا سبب قیامت کے دن اور دلیل اور نجات کا ذریعہ اور جو شخص اس پر محافظت نہیں کرتا، اس کے لیے روشنی دلیل اور نجات کا ذریعہ نہیں ہوگی اور یہ (حفاظت نہ کرنے والا) قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ عذاب میں مبتلا ہوگا۔''

نماز کی محافظت یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے کبھی ناغہ نہ کرے، نیز نماز کے فرائض اور سنن سب پوری طرح ادا کرے، جب نماز اس طرح پڑھی جائے گی تو اس کی محافظت ہوگی اور وہ ثواب ملے گا جو اس حدیث میں مذکور ہے، اور جو شخص اس طرح نہیں پڑھے گا وہ مستحق اس

---

❶ ترمذی: ۲/ ۸٦، قال الشوکانی رواه الحاکم وصححه علی شرطهما، وذکره الحافظ فی التلخیص ولم یتکلم علیه، نیل الاوطار: ۱/ ۳۴۳، مصطفی حلبی مصر.

❷ مشکوٰۃ: ص ۵۹، قال الشوکانی: ۱/ ۳۴۳، قال فی مجمع الزوائد رجال احمد ثقات.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عذاب کا ہوگا جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔ یہ وعید اور عذاب اس شخص کے لیے ہے جس نے نماز کی محافظت نہ کی ہو اور جو شخص بالکل نہیں پڑھتا اس کا تو خدا ہی محافظ۔

چونکہ نماز مسلمانوں کی معراج ہے۔ لہٰذا اس عبادت کو مسنون طریقے سے ادا کرنا چاہیے تاکہ اللہ کے ہاں مقبول ہو سکے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي .)) ❶

"ایسی نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔"

بصورت دیگر نماز انسان کے منہ پر ماری جاتی ہے یعنی نہ قبولیت کا درجہ رکھتی ہے اور نہ فرض کی ادائیگی ہوتی ہے۔ بلکہ نیکی برباد گناہ لازم کا شرمناک معاملہ پیش آتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز کونسا ہے؟ اس سوال کے حل کے لیے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ موجودہ مسلمانوں کی عملی نماز اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کے طریقہ میں کیا فرق ہے؟

رسول اللہ ﷺ اور عوام کی نماز میں عملی فرق:

۱: آپ ﷺ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھتے تھے اور عوام زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں۔

۲: رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے، اور عوام تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور جگہوں پر رفع الیدین نہیں کرتے ہیں۔

۳: پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد جب قیام کے لیے اٹھتے تو پوری طرح بیٹھ کر اٹھتے تھے۔ یعنی جلسہ استراحت کرتے تھے اور عوام سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جلسہ استراحت نہیں کرتے ہیں۔

۴: آخری قعدہ میں بائیں پیر کو دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے سے نکال کر سرین پر بیٹھتے تھے (تورک کرتے تھے) اور عوام قعدہ اول اور آخر میں فرق نہیں کرتے، بلکہ دونوں میں ایک ہی طرح سے بیٹھتے ہیں۔

❶ بخاری: ۲/ ۸۸۸، اصح نور محمد کراچی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵: آپ ﷺ مرد، عورت کی نماز ہیئت میں کچھ فرق نہیں بتاتے تھے بلکہ سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مردوں کی طرح نماز میں بیٹھتی تھیں۔ ❶ عوام مرد وعورت کی نماز میں فرق بتاتے ہیں۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق اور احناف:

علامہ عینی حنفی سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا کی روایت کے تحت فرماتے ہیں:

فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الْمُسْتَحَبَّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَجْلِسَ كَمَا يَجْلِسُ الرَّجُلُ وَهُوَ اَنْ تَنْصِبَ الْيُمْنٰى وَ تَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَبِه قَالَ النَّخَعِيُّ وَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَ مَالِكٌ رحمہم اللہ. ❷

''پس (سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا کے قول نے) دلالت کیا کہ عورت کے لیے مستحب یہ ہے کہ بیٹھے جیسا کہ آدمی بیٹھتا ہے وہ یہ کہ دائیں پیر کو کھڑا کر دے اور بائیں پیر کو بچھائے۔ یہی مسلک امام نخعی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہم اللہ کا ہے۔''

یہ چند موٹے موٹے فرق میں نے مثال کے طور پر پیش کیے ہیں ورنہ بہت ہیں۔
ہمیں امور مذکورہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تلاش و تحقیق کرنی چاہیے کہ نبی کریم ﷺ اپنی نماز میں کون سا طریقہ اختیار کرتے تھے تاکہ ہم بھی اسی طریقے کو اپنائیں کیونکہ آپ ﷺ کے طریقے کے علاوہ سب طریقے باطل ہیں، جیسے کہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:۳۳)

''اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول ﷺ کی اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے سوا دوسرے سب طریقے باطل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

❶ بخاري: ص ١١٤، مصنف ابن ابی شيبه: ٢/ ١٨٣، ملتان.

❷ عيني: ٣/ ١٦٥۔ امام عینی کرمانی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احکام شرعیہ میں مرد عورت کا ایک حکم ہے مگر اس میں جس کو کوئی دلیل خاص کرے۔ (ص ٩٢/٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا وَّسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد: ۳۲)

''اور انہوں نے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی، بعد اس کے کہ ان کو ہدایت (سنت) معلوم ہو چکی تھی، یہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اللہ ان کے اعمال کو برباد کرے گا۔'' (الامان والحفیظ)

محبوب کبریا ﷺ کی نماز کا صحیح طریقہ معلوم کرنے سے پہلے یہ چیز جاننا ضروری ہے کہ کیا سرور کائنات ﷺ نے ایک ہی طریقہ سے نماز پڑھی ہے یا دونوں طریقوں سے؟ یعنی جو اختلاف پہلے رسول اللہ ﷺ اور عوام کے درمیان بتایا گیا۔ نیز یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس نماز کی ہیئت کو خود اختیار کیا یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے یا اللہ تعالیٰ نے بتایا؟

جب ہم قرآن وحدیث میں تلاش کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی نماز کا ایک ہی طریقہ تھا، مگر کم وکیف میں کبھی کبھی فرق ہوتا تھا، مثلاً کبھی نماز لمبی پڑھی اور کبھی مختصر، اس طرح ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے کبھی دائیں ہاتھ کو بائیں کلائیوں پر رکھا اور کبھی پونچوں پر رکھ کر پکڑا اور کبھی ہاتھ پر ہاتھ رکھا، اس طرح رفع الیدین کبھی کاندھوں کے برابر تک کیا، کبھی کانوں تک، غرضیکہ یہ فرق کیفیت اور طویل واختصار میں ہوا کرتے تھے نہ کہ نفس فعل کے کرنے اور نہ کرنے میں جس کی وضاحت آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

جب اس سلسلے میں ہم قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کی جستجو کرتے ہیں تو قرآن کریم نے ہمیں علی الاعلان بتایا کہ

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرة: ۲۳۸۔ ۲۳۹)

''محافظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیانی نماز کی (خصوصاً) اور کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے، پھر اگر تم کو ڈر ہو تو پیادہ یا

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سواری پر اکیلے اکیلے پڑھ لیا کرو۔ پھر جب تم کو اطمینان ہو جائے تو اللہ کی یاد اس طریقے سے کرو جو تم کو سکھلایا ہے جس کو تم نہ جانتے تھے۔"

اس آیت کریمہ میں الفاظ عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ نماز کا طریقہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرضی سے سکھایا اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے اور نہ گزشتہ انبیاء و امم کی نماز طریقے سے ماخوذ کیا ہے بلکہ رب کائنات نے سکھایا ہے۔

اس بات کی مزید توثیق کہ نماز کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ ہی نے سکھایا ہے، حدیث امامت جبرئیل سے ہوتا ہے جو کہ سنن ❶ کے اندر موجود ہے۔ محبوب سبحانی ﷺ فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو دفعہ میری امامت کرائی اس میں نماز کے اوقات اور نماز کی ترکیب و طریقہ و صورت بتائی۔ ❷

اب ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی اس حقیقت کو جان سکتا ہے کہ نماز کی ترکیب و طریقہ جب اللہ ہی نے سکھلایا تو اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا﴾

"اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بکثرت اختلاف (اور تفاوت) پاتے۔" (النسآء: ۸۲)

پس اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں میں تبدیلی یا الٹ پھیر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا﴾ (الاحزاب: ٦٢)

"اور آپ اللہ کے دستور میں کسی قسم کا رد و بدل نہیں پاؤ گے۔"

مذکورہ بالا حدیث میں لفظ اَمَّـنِـيْ "میری امامت کرائی آتا ہے۔ یہ لفظ قابل غور ہے کیونکہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے آ کر صرف زبانی بتانے پر اکتفا نہیں کیا۔ یعنی صرف زبانی یہ نہیں کہا کہ پانچوں نمازوں کا اول وقت یہ ہے اور آخری یہ، نماز میں تکبیر اتنی ہوں گی اور ہیئت

❶ سنن سے مراد سنن اربعہ ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ۔

❷ ترمذی: ١/ ٢١، وقال هذا حديث حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوں ہوگی اور رکوع و سجود اور قعدہ کا طریقہ یہ ہے بلکہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے امامت کرا کے عملاً ہیئت نماز کو سکھایا۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے بھی امت کو زبانی بتانے اور امامت کرانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ نے ایک دن منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور سجود کے وقت منبر سے اتر کر زمین پر سجدے کیے اس طرح سے نماز ختم کر دی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْنِيْ وَلِتَعْلَمُوْا صَلٰوتِي.)) ❶

"اے لوگو! میں نے یہ کام اس لیے کیا (منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی) تا کہ میری اقتداء کرو اور میری نماز کو سیکھو۔"

قولی اور عملی تعلیم کے ساتھ آپ ﷺ نے تاکید بھی فرمائی کہ:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ.)) ❷

"ایسی نماز پڑھا کرو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔"

آیئے اب ہم اس طریقے کو احادیث کے ذخائر میں تلاش کریں جو رسول مقبول ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھایا تھا، تا کہ اسی طریقے سے نماز ادا کر کے اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے نجات دیں اور اپنے لیے ایک نوار دلیل مہیا کریں۔

عزیزانِ اسلام! تلاش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نماز جو آپ ﷺ نے منبر پر پڑھ کر امت کو تعلیم دی تھی وہ یہ تھی جو اس مختصر سے رسالہ میں میں نے تحریر کیا ہے۔ اس رسالہ میں میں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث لانے کی کوشش کی ہے، جہاں ان دو کتابوں کے علاوہ اور کسی کتاب کی حدیث ہو تو میں نے اس حدیث کی تصحیح یا تحسین ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام سے نقل کیا ہے تا کہ کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لیے ذخیرہ آخرت اور تمام مسلمانوں کے لیے سبب ہدایت بنائے۔ آمین

❶ مسلم: ١/ ٢٠٦، بخاری: ١/ ٥٥.

❷ بخاری: ٢/ ٨٨٨، عن مالك بن الحويرث.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضو

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ .)) ❶

"جب نماز کے لیے کھڑا ہوتو اچھی طرح سے وضو کر۔"

قبلہ رخ سیدھا کھڑا ہونا رفع یدین کرنا اور تکبیر کہنا:

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مجمع میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

((كَانَ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ .)) ❷

"رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر کرتے پھر اللہ اکبر کہتے۔"

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ کبھی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے۔ ❸ اور کبھی اللہ اکبر کہنے کے بعد اٹھاتے۔ ❹ اور کبھی اللہ اکبر کہنے سے پہلے اٹھاتے۔ ❺ کبھی ہاتھوں کو کندھوں تک

❶ مسلم: ص ۱۷۰ .
❷ ابن ماجة: ص ٦٢ ، وصححه ابن خزيمة وابن حبان، تحفة الاحوذی .
❸ بخاری: ۱/ ۱۰۲ ، عن ابن عمر۔ مسلم: ص ۱٦۸ ، مالك بن حويرث .
❹ بخاری: ۱/ ۱۰۲۔ مسلم: ۱/ ۱٦۸ عن مالك بن الحويرث .
❺ مسلم: ص ۱٦۸۔ نسائی: ۱/ ۱۰۱ ، عن ابن عمرؓ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھاتے۔ ● اور کبھی کانوں تک۔ ● اور کبھی کانوں کے بالائی حصے تک۔ ●

ہاتھ اٹھانے کی کیفیت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ .)) ●

"رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تو انگلیوں کو کھول دیا کرتے تھے۔"

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ پر رکھنا:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلَاةِ .)) ●

"رسول اللہ ﷺ نماز میں سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ کی کلائی پر رکھنے کا حکم دیتے تھے۔"

اور سیدنا ھلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ .)) ●

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۰۲، عن ابن عمر .

❷ مسلم: ص ۱۶۸، مالك بن الحويرث .

❸ مسلم: ص ۱۶۸، مالك بن الحويرث .

❹ ترمذی: ص ۳۳، صححه احمد شاكر فی شرح الترمذی، وقال تابع يحيی بن يمان، شُبابة وشبابة ثقة ويحيی ثقة واخرجه الحاكم وصحح و وافقه الذهبی .

❺ بخاری: ۱/ ۱۰۲ .

❻ مسـنـد احـمد: ۳/ ۵۱، مطبوعه قديم مصر۔ ابن خزيمة: ۱/ ۲۴۳، مطبوعه نصب الـرايـه: ۱/ ۳۱۴ ذابهيـل، بيهقی: ۳/ ۳۲، مطبوعه حيدرآباد دكن۔ قال العلامة شمس الحق العظيم آبادی فی غنية الالمعی اسناد احمد بن حنبل قویّ ليس فيه علة قادحة .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دائیں بائیں طرف پھیرتے ہوئے اور ہاتھ کو سینے پر رکھتے ہوئے دیکھا۔''

فائدہ:...... چونکہ نماز پڑھتے وقت قیام میں سینے پر ہاتھ رکھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے اس کے خلاف یا تو بالکل بے اصل روایات ہیں یا پھر ضعیف، للہذا علماء احناف بھی اقرار کر گئے ہیں کہ ہاتھ رکھنے کی جگہ کا تعین کسی صحیح حدیث سے نہیں ہوتا ہے، مگر وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جس میں سینہ کا ذکر ہے۔

علامہ ابن نجیم اور ابن امیر الحاج رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

اَنَّ الثَّابِتَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثٌ يُوْجِبُ الْمَحَلَّ الَّذِیْ يَكُوْنُ الْوَضْعُ فِيْهِ مِنَ الْبَدَنِ اِلَّا حَدِيْثَ وَائِلِ الْمَذْكُوْرِ وَفِيْهِ ذِكْرُ الصَّدْرِ . ❶

''بے شک سنت (حدیث) سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا تو ثابت ہے مگر کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں کہ وہ بدن میں اس جگہ کا تعین کرے جہاں ہاتھ رکھنا ہو مگر وائل کی مذکور حدیث اور اس میں سینہ کا ذکر ہے۔ (سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے)۔''

علامہ ابن نجیم اور ابن امیر الحاج رحمہما اللہ حنفی یہ اقرار کر رہے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے کا ثبوت نہیں بلکہ سینہ پر رکھنے کا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثبوت ملتا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (بڑے پیر) اور نماز میں سینے پر ہاتھ رکھنا:

آپ مسنوناتِ نماز بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّةِ . ❷

''دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف سے اوپر رکھنا (سنت ہے)۔''

❶ بحر الرائق: ص ٣٣٠، مصری۔ ابکار المنن: ص ١٠٦ .

❷ غنية الطالبين: ص ١٠ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد حیات سندھی رحمہ اللہ کی نصیحت:

إِنَّ لِوَضْعِ الْأَيْدِي عَلَى الصُّدُوْرِ فِي الصَّلٰوةِ أَصْلًا أَصِيْلًا وَدَلِيْلًا جَلِيْلًا فَلَا يَنْبَغِي لِأَهْلِ الْإِيْمَانِ الْإِسْتِنْكَافُ وَكَيْفَ يَسْتَنْكِفُ الْمُسْلِمُ عَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ بَلْ يَنْبَغِيْ أَنْ يَفْعَلَ. ❶

"بے شک نماز میں سینے پر ہاتھ رکھنے کے لیے ایک مضبوط بنیاد اور ایک بڑی دلیل ہے۔ لہٰذا اہل ایمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس (سنت) سے انکار کریں۔ اس چیز سے مسلمان کیسے انکار کر سکتا ہے؟ جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو، جنہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہوں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ بلکہ اس (مسلمان) کو چاہیے کہ اس سنت پر عمل کرے۔"

فائدہ:...... دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا رسول اللہ ﷺ سے جو سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں منقول ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھنا تو ذراع انگلیوں کے سرے سے کہنی تک کے حصے کو کہتے ہیں، اس کی وضاحت اور روایتوں سے ہوتی ہے۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ کی پشت کف پونچے اور کلائی پر رکھتے تھے۔ ❷

---

❶ فتح الغفور، ص ۸، مطبوعہ حیدر آباد، مطبوعہ کراچی: ص ۳۰.
❷ ابن خزیمہ: ۱/ ۲۴۳، مطبوعہ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعاءِ استفتاح پڑھنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تو تھوڑی دیر قراءت پڑھنے سے پہلے چپ رہتے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ اپنی اس خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں۔

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ . اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ . اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) ❶

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر جس طرح تو نے دوری کی ہے مشرق و مغرب کے درمیان۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک صاف کر جس طرح پاک صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو دھو دیجیو پانی اور برف اور اولے کے ساتھ۔''

تعوذ پڑھنا:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز پڑھتے، اللہ اکبر کہتے اور پھر پڑھتے:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ .)) ❷

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۰۳، نور محمد۔ ابوداود: ۱/ ۱۱٤، نور محمد۔ نسائی: ۲/ ۱۰.

❷ ترمذی: ۱/ ۳۳، رشیدیہ دهلی۔ ابوداود: ۱/ ۱۱۱۔، نور محمد۔ ابن خزیمة: ۱/ ۲۳۸، ۲٤۰۔ صححه ابن حبان و وافقه الذهبی وصححه العلامة محمد احمد شاکر فی شرح الترمذی.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اور اس کے خبط سے، اس کے کبر سے اور اس کے شر سے۔''

تسمیہ پڑھنا:

حضرت نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی:

((فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ آمِينَ ، فَقَالَ: النَّاسُ آمِينَ ، وَيَقُولُ: كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .)) ❶

''پس آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی، پھر سورۃ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ تک پہنچے پس آمین کہا، تو لوگوں نے بھی آمین کہا۔ اور جب بھی سجدہ کو جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت (تشہد اول) سے اٹھتے تب بھی اللہ اکبر کہتے اور بعد نماز کے فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہے۔''

فائدہ:...... نماز میں بسم اللہ کا سراً اور جہراً پڑھنے کی دونوں صورتیں صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں لہٰذا دونوں پر عمل کرنا چاہیے۔

---

❶ نسائي: ص ١٠٥ ، مطبوعه رحيميه دهلي۔ دارقطني: ١/ ٣٠٦ ، دارالمحاسن قاهره وقال هذا صحيح و رواية كلهم ثقاة وقال العظيم آبادى فى التعليق المغني: ص ٣٠٥، و رواه ابن خزيمة: ١/ ٢٥١ فى صحيح وابن حبان فى صحيحه والحاكم فى مستدركه ، وقال: انه على شرط الشيخين ولم يخرجاه، والبيهقى فى سننه وقال اسناده صحيح وله شواهد، وهكذا فى النيل للشوكاني: ٢/ ٢٢٥ مطبوعه مصطفى البابي الحلبي مصر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ فاتحہ پڑھنا:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

((لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .)) ❶

"نماز ہی نہیں اس شخص کی جو سورۃ فاتحہ نماز میں نہ پڑھے۔"

مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنا:

نیز سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ .)) ❷

"کہ جو شخص امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

آمین سری نمازوں میں پوشیدہ کہنا اور جہری نمازوں میں جہراً کہنا:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ولا الضالین کہتے تو

((قَالَ آمِين رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ .)) ❸

"بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے۔"

آمین کی آواز یہودیوں کو بری لگتی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى آمِينَ

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۰٤، مسلم: ۱/ ۱٦۹، نسائی: ۱/ ۹۲.

❷ بیهقی، کتاب القرأة۔ قال البیهقی وهذا اسناد صحیح فهی عن عبادة بن الصامتؓ صحیحة مشهورة من اوجه کثیرة ص ٥٦، مطبوعه اشرف پریس.

❸ ابوداود: ۱/ ۱۳٥، ایچ ایم سعید کراچی۔ نسائی: ۱/ ۹٤۔ قال البیهقی فی المعرفة اسناده هذه الروایة صحیح۔ تعلیق المغنی: ص ۳۳٥۔ وقال الدارقطنی: ۱/ ۳۳٥۔ هذا اسناد صحیح وقال الحافظ صحیح وقال الترمذی وابوزرعة هذا اصح۔ ترمذی: ۱/ ٥٦ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ آمِينَ .)) ❶

"جس قدر یہود آمین (اونچی آواز سے) کہنے پر چڑتے ہیں اتنا اور کسی چیز سے نہیں چڑتے لہٰذا تم آمین زیادہ کہنا۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اونچی آواز آمین پر حضرت عطاء رحمہ اللہ کی شہادت:

قَالَ عَطَاءٌ أَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِآمِيْنَ . ❷

"حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسجد میں دو سو صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتے تو میں ان کی آمین کی آواز کے شور کو سنتا تھا۔"

بڑے پیر رحمہ اللہ اور اونچی آواز سے آمین کہنا:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ مسنونات نماز کو شمار کرتے ہوئے غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:

وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ وَآمِيْنَ . ❸

"اونچی آواز سے قراءت اور آمین کہنا (سنت ہے)۔"

مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور اونچی آواز سے آمین:

مجدد الف ثانی سراج احمد سرہندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ ابن ماجة: ص ٦٢۔ مسند احمد: ٢/ ١٣٤، ١٣٥۔ ابن كثير: ١/ ٣١۔ الترغيب والترهيب: ١/ ٣٣٠۔ ابن خزيمة: ١/ ٢٨٨۔ قال المصطفىٰ الاعظمى فى التعليق على ابن خزيمة، اسناده صحيح.

❷ بيهقى: ٣/ ٣٩۔ اعلام الموقعين: ٢/ ٥۔ قسطلانى شرح بخارى: ٦/ ٨٥.

❸ غنية: ص ١٠، مطبوعه مكتبه ايوبيه كراچى.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَحَادِيْثُ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِيْنِ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ . ❶

''اونچی آواز سے آمین کہنے کی احادیث زیادہ اور صحیح ہیں۔''

علماء احناف اور اونچی آواز سے آمین:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ فرماتے ہیں:

''در آخر فاتحہ آمین می گفت در نماز جہری بجہر و در سری بخفیہ۔'' ❷

''سورۃ فاتحہ کے آخر میں (رسول اللہ ﷺ) آمین کہتے، جہری میں جہراً اور سری میں پوشیدہ۔''

علامہ عبدالحی لکھنوی ؒ فرماتے ہیں:

وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْجَهْرَ قَوِيٌّ مِنْ حَيْثُ الدَّلِيْلِ . ❸

''انصاف کی بات یہ ہے کہ دلیل کے لحاظ سے (آمین) اونچی آواز سے کہنا قوی ہے۔''

نیز فرمایا:

فَوَجَدْنَا بَعْدَ التَّأَمُّلِ وَالْاِمْعَانِ اَلْقَوْلَ بِالْجَهْرِ بِاٰمِيْنَ هُوَ الْاَصَحُّ لِكَوْنِهٖ مُطَابِقًا لِمَا رُوِيَ مِنْ سَيِّدِ بَنِيْ عَدْنَانَ وَرِوَايَةُ الْخَفْضِ عَنْهُ ﷺ ضَعِيْفَةٌ لَا تُوَازِي الْجَهْرَ . ❹

''غور و فکر اور گہری نظر کے بعد ہم نے اونچی آواز سے آمین کہنے کو صحیح پایا اس کی سید بنی عدنان سے روایت کے ساتھ مطابقت کی وجہ سے، اور آہستہ آواز سے آمین کہنے کی روایت ضعیف ہیں اونچی آواز سے آمین کہنے کی روایت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔''

سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورۃ پڑھنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مُسِيئی الصلوٰۃ کو فرمایا کہ

❶ ابكار المنن: ص ١٨٩ .
❷ مدارج النبوة: ص ٢٠١ .
❸ تعليق الممجد: ص ١٠٣ .
❹ سعايه: ١/ ١٣٦ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.)) ❶

"پھر پڑھ جو آسان ہو تیرے لیے قرآن پاک میں سے۔"

نوٹ:...... ہر نماز میں ہر پہلی رکعت بہ نسبت دوسری رکعت کے لمبی کرنا چاہیے۔

سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

((يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ.)) ❷

"(ظہر) کی پہلی رکعت کو اتنا لمبا کرتے جتنا کہ دوسری کو لمبا نہیں کرتے اسی طرح عصر میں، اسی طرح صبح میں۔"

قراءۃ کھینچ کر پڑھنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قراءت کیسی ہوتی تھی، تو آپ نے فرمایا:

((كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ.)) ❸

"رسول اللہ ﷺ کی قراءت درازی کے ساتھ ہوتی تھی پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور فرمایا کہ بسم اللہ کو کھینچے پھر رحمٰن کو کھینچے پھر رحیم کو کھینچے۔"

قراءت میں ہر آیت پر وقف کرنا:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

---

❶ بخاري: ١/ ١٠٩ـ مسلم: ١/ ١٧٠ـ ابوداود، ص: ١٢٤ـ نسائی، ص: ١١٩ـ
❷ بخاري: ١/ ١٠٧ .
❸ بخاري: ٢/ ٧٥٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَطَّعَهَا آيَةً آيَةً. ❶

رکوع:

رکوع جاتے وقت ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جس طرح شروع نماز میں اٹھائے تھے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ.)) ❷

"دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہوتے اور اس طرح کرتے جب آپ رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب سر کو رکوع سے اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔"

رکوع سے سر اٹھانے کے علاوہ ہر ہیئت بدلنے کے لیے تکبیر کہنا:

حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی:

---

❶ مسند احمد: ص ۳۰۲ واسناده صحيح- ابن خزيمة - دارقطني: ۱/ ۳۰۷- نيل الاوطار: ۲/ ۱۳۱- قال الشوكاني قال اليعمري رواته موثوقون وكذا رواه من هذا الوجه ابن خزيمة والحاكم وفى اسناده عمر بن هارون البلخي: قال الحافظ ضعيف اه ولكنه قد وثق فقول اليعمري رواته موثوقون صحيح- قال الترمذي، قال البخاري عمر بن هارون مقارب الحديث وقال رأيته حسن الرأى فى عمر بن هارون- ترمذي: ۲/ ۱۰۰.

❷ بخاري: ص ۱۰۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ .)) ❶

''پس آپ اللہ اکبر کہتے جب بھی اوپر اور نیچے ہوتے۔''

جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ کی قسم میری نماز تمہاری نماز سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے۔

رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .)) ❷

''دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہوتے اور اس طرح (رفع الیدین) کرتے جب آپ رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور اسی طرح (رفع الیدین) کرتے جب سر کو رکوع سے اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔''

رفع الیدین اور خلفاء راشدین اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

امام زیلعی حنفی، مولانا عبدالحی حنفی، شاہ انور شاہ حنفی اور حافظ حجر رحمہم اللہ متفقہ طور پر امام حاکم رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ

قَالَ الْحَاكِمُ لَا نَعْلَمُ سُنَّةً اِتَّفَقَ عَلٰى رِوَايَتِهَا الْخُلَفَاءُ ثُمَّ الْعَشَرَةُ فَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَكَابِرِ الصَّحَابَةِ عَلٰى تَفَرُّقِهِمْ فِي الْبِلَادِ

❶ مسلم: ١/ ١٦٩ .

❷ بخاری: ص ١٠٢ ـ مسلم، ص: ١٦٨ ـ ابوداود: ص ١٠٤ ـ ترمذی: ص ٣٥ ـ نسائی: ص ١١٩ ـ ابن ماجة: ص ٦٢ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّاسِعَةِ غَيْر هٰذِهِ السُّنَّةِ . ❶

"امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی سنت معلوم نہیں جس کی روایت پر خلفاء راشدین پھر عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم پھر ان کے بعد اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے دور و دراز ملکوں میں الگ الگ ہونے کے باوجود اتفاق کیا ہو بغیر اس سنت کے (یعنی رفع الیدین کی روایت پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے۔"

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (بڑے پیر) اور رفع الیدین:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ غنیۃ الطالبین میں نماز کی مسنونات کو شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ . ❷

"نماز کے شروع اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا (سنت ہے)۔"

شاہ ولی اللہ اور رفع الیدین:

وَالَّذِىْ يَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّنْ لَا يَرْفَعُ فَإِنَّ اَحَادِيْثَ الرَّفْعِ اَكْثَرُ وَاَثْبَتُ . ❸

"جو شخص رفع الیدین کرتا ہے وہ مجھے زیادہ پسند اور محبوب ہے، اس سے جو نہیں کرتا ہے اس لیے کہ رفع الیدین کی احادیث زیادہ اور مضبوط ہیں۔"

محققین احناف اور رفع الیدین:

ابو طالب مکی حنفی رحمہ اللہ قوت القلوب میں مسنونات کو شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ سُنَّةٌ ثُمَّ رَفْعُ الْيَدَيْنِ بِقَوْلِ سَمِعَ

❶ نصب الراية: ١/ ٤١٨ ـ نيل الفرقدين: ص ٢٦ ـ تلخيص الحبير: ١/ ٨٢ .

❷ غنية الطالبين: ص ١٠ .

❸ حجة الله البالغة: ٢/ ٤٢ ، مترجم اصح نور محمد .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ سُنَّةٌ . ❶

"رکوع میں جاتے وقت رفع الیدین کرنا اور تکبیر کہنا سنت ہے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنت ہے۔"

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"رفع الیدین درین وقت نزد اکثر علماء سنت است، اکثر فقہاء و محدثین اثبات آن میکنند۔" ❷

""اس حالت میں اکثر علماء کے نزدیک رفع الیدین سنت ہے اکثر فقہاء ومحدثین رفع الیدین کا اثبات کرتے ہیں۔"

قاضی صاحب کے درین وقت کے قید لگانے میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ اگرچہ پہلے بعض متعصب حنفی ❸ مثلاً شیخ قوام الدین امیر کاتب بن امیر غازی الفارابی الحنفی اور مکحول نسفی وغیرہ جیسے لوگ رفع الیدین کرنے کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کا فتویٰ دیا کرتے تھے وہ صحیح نہیں کیونکہ اکثر فقہاء جن کا کتب حدیث پر عبور ہے وہ اس سنت کے قائل ہوکر اثبات کرتے ہیں۔

عصام بن یوسف رحمہ اللہ شاگرد امام ابو یوسف اور رفع الیدین:

علامہ عبدالحیٔ الفوائد البہیہ میں فرماتے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے شاگرد عصام ابن یوسف رحمہ اللہ حنفی تھے۔

وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْهُ . ❹

"اور وہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔"

اور حضرت عبداللہ ابن مبارک اور سفیان ثوری اور شعبہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ عصام بن

---

❶ قوت القلوب: ۳/ ۱۳۹ . ❷ مالا بدمنه: ص ٤٤ و ٤٢ .

❸ كما في الفوائد البهية في تراجم الحنفية للعلامة الكنوئ ص ٥٠- و ص ١١٦ .

❹ الفوائد البهيّة ص ١١٦ - نور محمد .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف محدث تھے لہٰذا

يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْهُ . ❶

''رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

علامہ عبدالحیٔ لکھنوی رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

وَاَنَّ ثُبُوْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَكْثَرُ وَاَرْجَحُ . ❷

''رفع الیدین کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اور راجح ہے۔''

علامہ موصوف سعایہ میں فرماتے ہیں:

وَالْحَقُّ اَنَّهُ لَا شَكَّ فِيْ ثُبُوْتِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَثِيْرٌ مِنْ اَصْحَابِهِ بِالطَّرِيْقِ الْقَوِيَّةِ وَالْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ . ❸

''حق بات یہ ہے کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے قوی سند اور صحیح احادیث کے ساتھ بلاشبہ ثابت ہے۔''

رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا اور انگلیوں کو گھٹنے کے نیچے آگے کی طرف رکھنا:

((عَنْ سَعْدٍ اُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ .)) ❹

''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رکوع کے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔''

((وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ مَنْ وَّرَاءِ رُكْبَتَيْهِ)) ❺

---

❶ الفوائد البهية ص ١١٦ . ❷ تعليق الممجد: ص٩١ .
❸ سعايه: ١/ ٢١٣ . ❹ بخاری: ١/ ١٠٩ ، ابوداود: ١/ ١٢٦ .
❺ نسائی: ١/ ١١٨ ، واسناده صحيح لان زائدة ممن سمع عن عطاء قبل الاختلاط كما في تهذيب التهذيب: ٧/ ٢٠٧ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ نے ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیاں ان سے نیچے کیں۔"

((ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ .)) ❸

((إِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَ فَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ .)) ❶

((ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَنْصِبُ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ .)) ❷

"پھر رکوع کیا پس رکھا دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر گویا کہ وہ پکڑنے والے ہیں ان دونوں کو اور ہاتھوں کو کمان کے چلہ کی طرح تان لیا۔ پس دور کیا اپنے پہلوؤں سے۔"

(دوسری روایت میں ہے) آپ ﷺ نے جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر اچھی طرح جگہ دی اور اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھا۔ ایک اور روایت میں ہے پھر حالت اعتدال میں رہتے پس نہ سر کو جھکاتے اور نہ اٹھاتے۔"

رکوع میں سر اور کمر کو برابر رکھنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تھے رسول اللہ ﷺ

((كَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ .)) ❹

"جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ تو اونچا کرتے اور نہ نیچا لیکن اونچے اور نیچے کے درمیان برابر رکھتے۔"

رکوع میں کمر کو سیدھا کرنا چاہیے، اگر پیٹھ بالکل سیدھی نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی جیسے کہ حضرت علی شیبانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

---

❶ وفی رواية عنه . ❷ وفی رواية عنه .

❸ ابوداود: ۱/ ۱۰۶، ۱۰۷۔ ترمذی، ص: ۳۵، رشیدیہ وقال حسن صحيح .

❹ مسلم: ۱/ ۱۹٤ .

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَا یُجْزِئُ صَلَاۃٌ لَا یُقِیمُ الرَّجُلُ فِیہَا صُلْبَہُ فِی الرُّکُوعِ وَالسُّجُودِ .)) ❶

''وہ نماز جائز ہی نہیں جس کی رکوع اور سجود میں آدمی اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔''

رکوع خوب اطمینان سے کرنا چاہیے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مُسیئی الصلوٰۃ کو فرمایا کہ

((ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا .)) ❷

''پھر رکوع کر یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔''

رکوع میں تسبیحات پڑھنا:

۱: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں یہ تسبیح پڑھی:

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ .)) ❸

۲: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِکَۃِ وَالرُّوحِ .)) ❹

۳: نیز آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں اس دعا کو بھی کثرت سے پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ ، اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِی .)) ❺

ان تسبیحات کو تین سے دس مرتبہ تک پڑھنا مسنون ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی

---

❶ ابن ماجة: ص ٦٢۔ ابوداود: ١/ ١٢٤۔ ترمذی: ص ٣٦۔ قال الترمذی حسن صحیح وقال الشوکانی اسنادہ صحیح۔ ❷ بخاری: ١/ ١٠٩۔

❸ مسلم: ص ٢٦٤۔ ابوداود: ١/ ١٢٧۔ نسائی: ١/ ١٠٧۔

❹ مسلم: ١/ ٢٦٤۔ ابوداود: ١/ ١٢٨۔ نسائی: ١/ ١٢٧۔ ترمذی: ١/ ٣٦۔ احمد: ٥/ ٣٥۔

❺ بخاری: ص ١٠٩۔ مسلم: ١/ ٣٦٤۔ ابوداود: ١/ ١٢٩۔ احمد: ٦/ ٤٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو زیادہ مشابہ ہو آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ بہ نسبت عمر بن عبدالعزیز کے کیونکہ ہم نے:

((فَحَرَزْنَا فِی رُکُوْعِہٖ عَشَرَ تَسْبِیْحَاتٍ وَفِی سُجُوْدِہٖ عَشَرَ تَسْبِیْحَاتٍ.)) ❶

"اندازہ لگایا آپ کے رکوع کی دس تسبیح اور آپ کے سجدے کی دس تسبیح۔"

رکوع سے سر اٹھانا:

رکوع سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سر اٹھائے کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے اور قیام ہی کی حالت میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے۔ ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مُسِیْئی الصلوٰۃ کو فرمایا:

((ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا.)) ❸

"پھر سر اٹھایئے یہاں تک کہ بحالت اعتدال سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔"

رکوع کے بعد قیام کی دعائیں:

سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرمایا، آپ ﷺ کے پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ بات کرنے والے کون تھے تو اس آدمی

❶ ابوداود: ۱/ ۱۲۹۔ نسائی: ۱/ ۱۲۷۔ نیل الاوطار: ۲/ ۲۷۷، قال الشوکانی۔ رجال اسنادہ کلھم ثقاۃ الا عبداللّٰہ بن ابراھیم عمرو بن کیسان ابو زید الصنعانی: قال ابو حاتم صالح الحدیث وقال النسائی لیس بہ بأس، وذکرہ ابن حبان فی الثقات، تھذیب التھذیب: ۵/ ۱۳۷.

❷ بخاری: ۱/ ۱۰۹۔ مسلم: ۱/ ۱۷۷۔ ترمذی: ۱/ ۱۵۹۔ ابوداود: ۱/ ۱۲۳.

❸ بخاری: ص ۱۰۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ میں یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کچھ اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے کہ اس کے ثواب کو کون ہم میں سے جلدی لکھے گا۔ ❶

سجدہ:

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

((ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ .)) ❷

"اللہ اکبر کہتے جب سجدے کے لیے جھکتے۔"

سجدہ کے لیے جھکتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .)) ❸

"جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے بلکہ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے ٹکائے۔"

---

❶ بخاری: ١/ ١١٠۔ نسائی: ١/ ١٢٠۔ ترمذی: ١/ ٥٤۔ مسند احمد: ١/ ٣٢ .

❷ بخاری: ١/ ١٠٩۔ مسلم: ١/ ١٦٩ .

❸ ابوداود: ١/ ١٢٣۔ ابن خزیمة: ١/ ٣١٨۔ قال الحافظ فی بلوغ المرام و هوا قوی من حدیث وائل بن حجرؓ فان لاول شاهد امن حدیث ابن عمر، صححه ابن خزیمه: ١/ ٢١٨ وذکر البخاری: ص١١٠ تعلیقًا۔ قال ابن سید الناس احادیث وضع الیدین قبل الرکبتین ارجح وقال ابن الترکمانی فی جوهر النقی: ٢/ ١٠٠ مع البیهقی: ٢/ ١٠٠ وحدیث ابی هریرة المذکور اولا دلالته قولیة وقد تأید بحدیث ابن عمر فیمکن ترجیحه علی حدیث وائل لان دلالته فعلیة علی ما هو الا رجح عند الاصولیین۔ [قال ناصر الدین الالبانی، اسناده صحیح وصححه الحاکم، ووافقه الذهبی وعلقه البخاری: ١/ ١١٠۔ تعلیق ابن خزیمة: ١/ ٢١٨ المصطفی الاعظمی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث صحیح ہے اپنی دلالت میں صریح غیر خفی ہے اس کو مقلوب یا اول حدیث آخر کے معارض وغیرہ وغیرہ کہہ کر حدیث کو متروک العمل کر دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر ایسی ہی صحیح احادیث کو مقلوب کہہ کر ٹال دیں تو بہت سی احادیث صحیحہ متروک العمل ہوں گی۔

یاد رکھیے کہ اول حدیث کے آخر کے ساتھ معارض نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ جیسے بیٹھنے اور اول گھٹنے رکھنے سے منع فرمایا ہے اور ہاتھ پہلے رکھنے کا حکم دیا ہے اس لیے کہ اونٹ کے ہاتھ یعنی اگلے پیروں میں گھٹنے ہیں اور مقصود بالمنع بھی گھٹنا پہلے رکھنا ہے۔ ہجرت کی حدیث میں سراقہ کے الفاظ یوں ہیں: سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ. ❶

یہ حدیث نص صریح اور برہان قاطع ہے اس بات پر کہ اونٹ کا گھٹنہ اس کے ہاتھوں (اگلے پیروں میں ہے)۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ:

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں تخصیص واستثناء مراد ہے اس لیے کہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں۔

(۱) اگلے پیروں کے گھٹنوں کو اول ٹکاتا ہے۔ (۲) بیٹھنے کے وقت اگلے پیروں پر زور دیتا ہے (۳) بیٹھتے وقت پچھلے پیروں کو تھوڑی دیر تک کھڑے رکھتا ہے۔ شارع علیہ السلام نے ان اوصاف کی خاص کر ممانعت فرمائی باستثناء امر اول کہ ہاتھوں کو اول رکھتا ہے۔

ہیئت سجدہ:

(۱) سجدے میں ناک، پیشانی دونوں ہاتھ ٹکانا (۲) ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھنا۔
(۳) ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھنا۔ (۴) رانوں کے درمیان کچھ کشادگی رکھنا۔
(۵) رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا۔

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے طریقہ کو بیان کرتے ہوئے

❶ بخاري: ١/ ٥٥٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ

((ثُـمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ .)) ❶

”پھر سجدہ کیا پس اپنے ناک اور پیشانی کو زمین پر اچھی طرح جگہ دی اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ کیا اور دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھا اور دونوں رانوں کے درمیان کچھ فاصلہ کیا۔ رانوں کو پیٹ سے دور کرتے ہوئے۔“

سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سر رکھنا:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ .)) ❷

”جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے۔“

پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ سجدے کے وقت ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے، اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھتے۔ تو مطلب یہ کہ دونوں طریقے رسول اللہ ﷺ کے صحیح طریقے سے ثابت ہیں لہٰذا دونوں طریقوں کو اپنا کر کبھی کندھوں کے برابر رکھنا چاہیے اور کبھی کانوں کے برابر۔

سجدے میں ہاتھوں کی پانچوں انگلیوں کو ملائے اور قبلہ رخ رکھے:

سیدنا وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

((إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ أَصَابِعَهُ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ الْخَمْسَ .)) ❸

---

❶ ابوداود: ۷۰۱۔ ترمذی: ۱/ ۳۶۔ قال الترمذی حسن صحیح.

❷ مسلم: ۱/ ۱۷۳.

❸ دارقطنی: ۱/ ۳۳۹۔ ابن خزیمہ: ۱/ ۳۲۴۔ قال ناصر، اسنادہ صحیح لو لا عنعنة هشيم.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”جب رکوع کرتے تو انگلیاں کشادہ رکھتے اور جب سجدہ کرتے تو پانچوں انگلیاں ملا لیا کرتے تھے۔“

سجدہ میں دونوں کہنیوں کو بلند کرنا اور ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھنا کہ اگر بکری کا بچہ ان کے نیچے سے گزرنا چاہے تو گزر سکے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ.)) ❶

”جب تم سجدہ کرو تو ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور دونوں کہنیوں کو بلند رکھو۔“

اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بُهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.)) ❷

”رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔“

سجدے میں قدموں کو کھڑا رکھنا اور ایڑیوں کو ملا لینا اور پیر کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رخ کرنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ میرے پاس میرے بستر پر تھے اور رات کو میں نے آپ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو ہاتھ سے تلاش کر رہی تھی کہ

((فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ.)) ❸

”میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر لگا، آپ ﷺ سجدہ کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک کھڑے تھے۔“

❶ مسلم: ١/ ١٩٤.   ❷ مسلم: ١/ ١٩٤.
❸ مسلم: ١/ ١٩٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَاصًّا عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ .)) ❶

''دوسری روایت میں آپ ﷞ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں اپنی دونوں ایڑیوں کو ملائے ہوئے اور پیر کی انگلیاں قبلہ رخ کیے ہوئے پایا۔''

اطمینان سے سجدہ کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے مُسیئی الصلوٰۃ کوفرمایا:

((ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا .)) ❷

''پھر سجدہ کیجیے یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن ہو جائے۔''

تسبیحاتِ سجود:

پھر تقریباً دس مرتبہ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھے۔

سیدنا انس ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو زیادہ مشابہ ہو آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ بہ نسبت عمر بن عبدالعزیز کی نماز کے کیونکہ آپ ﷺ کے رکوع کا ہم نے دس تسبیح اندازہ لگایا اور سجدے کا دس تسبیح اندازہ لگایا۔ ❸

[۱]......سیدنا حذیفہ ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے سجدہ میں یہ دعا پڑھی:

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى .)) ❹

[۲]......سیدہ عائشہ ﷞ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں بکثرت یہ دعا

---

❶ سنن كبرىٰ بيهقي: ١/ ١١٦ـ مستدرك حاكم: ١/ ١٢٨ـ صحيح ابن خزيمه: ١/ ٣٢٨ـ صححه الحاكم ووافقه الذهبي.

❷ بخاری: ١/ ١٠٩ .

❸ ابوداود: ١/ ١٢٩ـ نسائی: ١/ ١٢٧ .

❹ مسلم: ١/ ٢٦٤ـ ابوداود: ١/ ١٢٧ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.)) ❶

[۳]......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجود میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَاَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)) ❷

اول سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھانا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ.)) ❸

"پھر رسول اللہ ﷺ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔"

پھر اطمینان سے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مُسیئی الصلوٰۃ کو فرمایا:

((ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا.)) ❹

"پھر سر اٹھایئے یہاں تک کہ بیٹھ کر اطمینان ہو جائے۔"

دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی ہیئت اور ان دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں سبابہ سے اشارہ کرنا:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سجدہ اول سے سر اٹھا کر بیٹھ گئے۔

((ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَشَارَ بِسَبَّابَتِهٖ

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۱۳۔ مسلم: ۱/ ۱۹۲۔ ابوداود: ۱/ ۱۲۸۔ نسائی: ۱/ ۱۱۰.

❷ مسلم: ۱/ ۱۹۱۔ ابوداود: ۱/ ۱۲۸.

❸ بخاری: ۱/ ۱۰۹۔ مسلم: ۱/ ۱۶۹.

❹ بخاری: ۱/ ۱۰۹۔ مسلم: ۱/ ۱۷۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَوَضَعَ الْاِبْهَامَ عَلَى الْوسطى وَقَبَضَ سَائِرَ صَابِعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ .))❶

''پھر اپنے الٹے پاؤں کو بچھا لیا اور اپنا الٹا ہاتھ الٹے گھٹنے پر اور سیدھی کلائی سیدھی ران پر رکھی پھر انگشت شہادت سے اشارہ کیا اور بیچ کی انگلی پر انگوٹھے کو رکھا اور باقی تمام انگلیوں کو بند کیا، پھر سجدہ کیا، پس ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر۔''

دو سجدوں کے درمیان دعا پڑھنا:

[۱]......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِي وَاهْدِنِيْ وَرْزُقْنِيْ .))❷

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ .))❸

دوسرے سجدے کے لیے تکبیر کہنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ

((ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ .))❹

''پھر جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔''

---

❶ مسند احمد: ۳/ ۳۱۷۔ واسناده صحيح .

❷ ابوداود: ۱/ ۱۲۳۔ ترمذی: ۱/ ۳۸۔ ابن ماجة: ص ٦٤۔ صححه الحاكم وسكت عنه ابو داود .

❸ ابوداود: ۱/ ۱۲۷۔ نسائی: ۱/ ۱۲۹۔ ابن ماجة: ۱/ ٦٤، واسناده صحيح .

❹ بخاری: ۱/ ۱۰۹۔ مسلم: ص ۱٦۹ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اطمینان سے سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھانا:

((ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ.)) ❶

"پھر جب آپ ﷺ دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔"

جلسہ استراحت:

سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ

((فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.)) ❷

"جب اپنی نماز کی طاق رکعت (پہلی یا تیسری) میں ہوتے تو نہیں اٹھتے جب تک سیدھا نہ بیٹھتے۔"

پھر زمین پر دونوں ہاتھوں کو ٹکاتے ہوئے کھڑا ہونا:

سیدنا ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ بتاؤں؟ تو آپ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز سکھانے کے لیے نماز کے وقت کے علاوہ نماز پڑھی جب اول رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا تو:

((اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ)) ❸ (وفي رواية البخاري) ((جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ.)) ❹

"سیدھے ہوئے بیٹھ کر پھر زمین پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ (اور

---

❶ بخاري: ١٠٩ـ مسلم: ١/ ١٦٩ .

❷ بخاري: ١/ ١١٣ـ ترمذي: ١/ ٦١ـ نسائي: ١/ ١٢٩ .

❸ نسائي: ١/ ١٢٩ ، مطبوعه جيد برقي پريس دهلي

❹ بخاري: ١/ ١١٤ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری کی روایت میں ہے) کہ بیٹھا اور زمین پر ہاتھ ٹکایا پھر کھڑے ہوئے۔"

دوسری رکعت:

پھر دوسری رکعت کے لیے سیدھے کھڑے ہونے کے بعد دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مُسِیئی الصلوٰۃ کو فرمایا:

((ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِی صَلَاتِكَ كُلِّهَا.)) ❶

"پھر اٹھ یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اپنی ساری نماز اس طرح پڑھ۔"

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ خود رسول اللہ ﷺ کی نماز کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اول رکعت کے بعد:

((ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الْأُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ.)) ❷

"رسول اکرم ﷺ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔"

دوسری رکعت میں دعا استفتاح اور تعوذ:

دوسری رکعت میں دعاء استفتاح اور تعوذ نہیں ہے جیسے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَمْ یَسْكُتْ.)) ❸

"رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو الحمد للہ سے قراءت شروع کرتے اور سکتہ نہ کرتے۔"

قعدہ اولیٰ:

سیدنا ابوحمیدہ ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے صفت کو دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۰۹ ۔ مسلم: ۱/ ۱۷۰ .

❷ ابوداود: ص ۱۰۶ ۔ واصله فی الصحیحین .

❸ ابوعوانه: ۲/ ۹۹ مطبوعه ادارة المعارف، دکن، واسناده صحیح .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت سے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں:

((إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى .)) ❶

"جب دو رکعت (قعدہ اول) پر بیٹھ جاتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا کرتے۔"

دونوں قعدوں میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنے کا طریقہ اور اشارہ:

سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ .)) ❷

"تھے رسول اللہ ﷺ جب التحیات کے لیے بیٹھتے تو دعا مانگتے (التحیات پڑھتے) داہنے ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے اس حالت میں کہ آپ ﷺ کا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھا ہوا ہوتا اور بائیں ہتھیلی سے (بائیں) گھٹنے کو لقمہ بناتے۔"

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد پر بیٹھتے داہنے ہاتھ کو دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور ترپن (۵۳) کا حلقہ بناتے اور

((وَأَشَارَ بِسَبَّابَتِهِ .)) ❸

"سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے۔"

---

❶ بخاری: ١/ ١١٤۔ ابوداود: ١/ ١٠٦۔ ترمذی: ١/ ٣٩.

❷ مسلم: ٢١٦.

❸ مسلم: ١/ ٢١٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمات تشہد:

تشہد کے بہت الفاظ آئے ہیں لیکن سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو محدثین ترجیح دیتے ہیں، لہٰذا تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ درج ذیل ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں بیٹھ جائے تو وہ کہے:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.)) ❶

قعدہ اول سے تشہد پورا کرتے ہی اٹھنا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

((إِنْ كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلٰوةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ.)) ❷

"اگر بیچ نماز میں ہوتے تو تشہد پڑھنے کے بعد کھڑے ہو جاتے تھے۔"

تیسری رکعت میں اٹھتے وقت تکبیر اور رفع الیدین کرنا:

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو رکعت کے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اٹھتے تو رسول اللہ ﷺ

((كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ..)) ❸

"اللہ اکبر کہہ کر مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے کہ تکبیر افتتاح میں اللہ اکبر کہہ کر

---

❶ بخاري: ١/ ١١٥ـ مسلم: ١/ ١٧٣.

❷ مسند احمد: ٤/ ٣ـ رجاله موثوقون، ابن خزيمة: ١/ ٣٥٠، واسناده حسن.

❸ ابوداود: ١/ ١٠٦ـ نسائي: ١/ ١٣٣ـ بخاري: ١/ ١٠٢، وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وقال النووي اسناده على شرط مسلم واصله في البخاري.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مونڈھوں تک ہاتھ اٹھایا تھا۔"

اب اس تیسری اور چوتھی رکعت کو بھی ایسے پڑھے جیسے کہ اول رکعت کو پڑھ چکے ہیں کیونکہ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی پہلی رکعت کی ترتیب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

((ثُمَّ یضع ذٰلِكَ فِیْ بَقِیَّةِ صَلٰوتِ .)) ❶

"پھر ایسا ہی کرتے تھے اپنی باقی نماز میں۔"

قعدہ آخر:

قعدہ آخر میں داہنا ہاتھ داہنی ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنے اور انگشت سبابہ سے اشارہ کرنے کا وہی طریقہ ہے جو قعدہ اول میں گزر چکا ہے مگر قعدہ اول اور قعدہ آخر کے بیٹھنے میں فرق ہے۔

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ .)) ❷

"جب دو رکعت (قعدہ اول) پر بیٹھ جاتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت (قعدہ آخر) پر بیٹھتے تو آگے کرتے بائیں پیر کو (دائیں طرف نکالتے) اور دوسرے (دائیں پیر کو) کھڑا کرتے اور اپنی سرین پر بیٹھتے۔"

درود شریف:

مذکورہ بالا طریقے سے اطمینان سے بیٹھنے کے بعد التحیات پڑھے جیسا کہ قعدہ اول میں

❶ ابوداود: ص ١٠٦، واصله فی الصحیحین .

❷ بخاری: ١/ ١١٤ ـ ابوداود: ص ١٠٦ ـ نسائی: ١/ ١٤١ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان ہو چکا ہے۔ التحیات کے بعد درود پڑھے۔

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت پر ہم کس طرح درود بھیجیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ سکھایا، آپ ﷺ ہمیں درود سکھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کہو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.)) ❶

دعاء:

رسول اللہ ﷺ سے قعدۂ آخر میں کئی ایک دعائیں ثابت ہیں، لہٰذا نمازی کو جو آسان ہو وہ پڑھے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تشہد (اور درود) کے بعد:

((لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ.)) ❷

"پسند کرے جو اس کے نزدیک پسندیدہ ہو پس اسی سے دعا مانگے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

١: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.)) ❸

❶ بخاری: ١/ ٤٧٧.
❷ بخاری: ١/ ١١٥۔ مسلم: ١/ ١٧٣.
❸ بخاری: ١/ ١١٥۔ مسلم: ١/ ٢١٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ایک دعا بتلا دیجیے کہ میں نماز میں مانگا کروں تو آپ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی:

۲: ((اَللّٰھُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کَثِیرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیمُ.)) ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تشہد اور سلام کے درمیان جو آخری دعا رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے وہ یہ ہے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) ❷

سلام:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

((یُسَلِّمُ عَنْ یَمِینِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.)) ❸

"سلام پھیرتے تھے دائیں اور بائیں (اور کہتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

((ابی داود وبرکاته.)) ❹

"ابوداود کی ایک روایت میں وبرکاتہ کا لفظ بھی ہے (لفظ وبرکاتہ کا کہنا صرف دائیں طرف ثابت ہے)۔"

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۱۵.

❷ مسلم: ۱/ ۲۶۳.

❸ ترمذی: ۱/ ۳۹۔ نسائی: ۱/ ۱۴۸، قال الترمذی حسن صحیح وقال النووی واسنادہ صحیح وزاد فی روایة.

❹ ابوداود: ۱/ ۱۴۳ واسنادہ صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام کو طول نہ دے اور آخر میں وقف کرے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ .))❶

"سلام کا مختصر کرنا اور آخر میں وقف کرنا سنت ہے۔"

سلام کے بعد اذکار وادعیہ:

دونوں طرف سلام پھیرتے ہی اللہ اکبر کہے اور تین بار استغفر اللہ پڑھے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

۱: ((كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ .))❷

"میں رسول اللہ ﷺ کی نماز سے فارغ ہونے کو اللہ اکبر (کہنے) سے جانتا تھا۔"

اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو......

۲: ((اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .))❸

"تین مرتبہ استغفر اللہ کہہ کر اللھم انت السلام...... الخ کہتے۔"

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

۳: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .))❹

---

❶ ترمذی: ۱/ ۳۹، وقال حسن صحیح.
❷ بخاری: ۱/ ۱۱۶۔ مسلم: ۱/ ۲۱۷.
❸ مسلم: ۱/ ۲۱۸.
❹ بخاری: ۱/ ۱۱۷۔ مسلم: ص۲۱۸۔ ابوداود: ص ۲۱۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ آپ اس دعا کو کسی فرض نماز کے بعد نہ چھوڑنا۔

((اَللّٰهُمَّ أَعِنِّی عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ .))❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۵: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .))❷

”جس نے تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا ہر نماز کے بعد اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھا اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ ننانوے ہوئے اور فرمایا سو پورا کرنے والے لا الٰہ الا اللہ وحدہ الخ ہے .... اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر چہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔“

---

❶ ابو داود: ۱/ ۲۱۳۔ احمد: ۵/ ۲۴۵۔ صححہ النووی فی الاذکار والحاکم وقال علی شرط الشیخین ورواہ ابن خزیمۃ: ص ۳۶۹۔ وابن حبان فی صحیحیھما۔

❷ مسلم: ۱/ ۲۱۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اختتامیہ

قارئین کرام! یہ تھی نبی کریم ﷺ کی وہ نماز جو آپ ﷺ نے برسر منبر امت کو سکھانے کے لیے پڑھی تھی۔ اگر ہم اس طریقے سے پڑھیں گے تو اللہ رب العالمین ہماری اس نماز کو شرف قبولیت سے نوازے گا ورنہ نہیں اگر چہ عمر بھر نماز پڑھتے رہیں۔

سیدنا شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو خلاف سنت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ رکوع سجود پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا، جب اس نے نماز ختم کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا کر فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ سیدنا شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تو اسی طریقہ سے نماز پڑھتے ہوئے مر جائے تو تم اس فطرت پر نہیں مرو گے جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے۔ [1]

اس اثر سے معلوم ہوا کہ جو نمازی خلاف سنت نماز پڑھتا ہے وہ فطرت اسلام پر نہیں۔ لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ وہ دین میں غور وفکر کر کے اس طریقہ کو اپنائے جو رسول اللہ ﷺ نے قولاً وفعلاً یا تقریراً بتایا ہو اور یہ نہ سوچے کہ میرا مذہب تو حنفی یا شافعی یا حنبلی یا مالکی ہے، کیونکہ حدیث پر عمل کرنے سے کوئی حنفیت، شافعیت، حنبلیت اور مالکیت سے نہیں نکلتا، بلکہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام مالک رحمہم اللہ رسول اللہ ﷺ ہی کے تابع اور آپ ﷺ کے امتی تھے، اسی لیے علامہ عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْحَنَفِيَّ لَوْ تَرَكَ فِيْ مَسْئَلَةٍ مَذْهَبَ إِمَامِهِ لِقُوَّةِ دَلِيْلِ عَلٰى خِلَافِهِ لَا يَخْرُجُ بِهِ عَنْ رِبْقَةِ التَّقْلِيْدِ بَلْ هُوَ عَيْنُ التَّقْلِيْدِ فِيْ صورة عَدَمِ التَّقْلِيْدِ أَلَا تَرٰى إِنَّ عَصَامَ بْنَ يُوسُفَ تَرَكَ مَذْهَبَ

[1] بخاري: ١/ ١١٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِیْ عَدَمِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَمَعَ ذٰلِكَ هُوَ مَعْدُوْدٌ فِی الْحَنَفِیَّةِ . ❶

"ایک حنفی اگر اپنے امام کے مذہب کو کسی مسئلے میں چھوڑ دے قوت دلیل کی بناء پر جو کہ وہ دلیل اس مذہب کے خلاف ہو تو وہ تقلید کی رسی سے نہیں نکلتا بلکہ یہ عین تقلید ہے عدم تقلید کی صورت میں کیا آپ عصام بن یوسف کو نہیں دیکھتے کہ اس نے امام ابوحنیفہ کے مذہب کو رفع الیدین نہ کرنے کے بارے میں چھوڑ دیا، باوجود اس کے وہ حنفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔"

یہی ایمان کا تقاضا ہے کہ قرآن وحدیث سنتے ہی اپنے تمام خیالات اور معتقدات کو چھوڑ کر قرآن وحدیث کے سامنے سر تسلیم خم کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے نہ کہ اور کی۔ یہی وجہ تھی کہ شاہ ولی اللہ ﷫ نے فرمایا:

((اِذَا بَلَغَنَا حَدِیْثٌ مِّنَ الرَّسُوْلِ الْمَعْصُوْمِ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْنَا اِطَاعَتَهٗ بِسَنَدٍ صَالِحٍ یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَذْهَبِهٖ وَتَرَكْنَا الْحَدِیْثَ وَاتَّبَعْنَا ذٰلِكَ التَّخْمِیْنَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَاعُذْرُنَا یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ .)) ❷

"جب ہم کو اس معصوم رسول ﷺ کی حدیث صحیح سند کے ساتھ پہنچ جائے جس کی اطاعت ہم پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور وہ حدیث ہمارے مذہب کے خلاف ہو ہم اس حدیث کو چھوڑ کر اس اٹکل پچو مذہب کے پیچھے لگیں تو ہم سے زیادہ ظالم کون ہوگا؟ اور جس دن اللہ رب العلمین کے سامنے لوگ کھڑے ہوں گے تو ہمارا کیا جواب ہوگا؟"

❶ الفوائد البهية فی تراجم الحنفية ص ١١٦ .

❷ حجة الله البالغة، مترجم اردو: ١/ ٣٦٦، الانصاف: ص ٤١، مصری.

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العالمین سب کو حق کی تابعداری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں نے یہ چند سطور مختصراً رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بیان کرنے کے لیے لکھیں اور اہم اہم اجزاء کو ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ہر ہیئت (شکل) کے لیے ایک حدیث صحیح باحوالہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آسانی سے ہر مسلمان اصل کی طرف رجوع کر کے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو اپنا سکے اور حقیقت اور جھوٹ کے درمیان فرق کر سکے۔ اس صورت میں اگر حقیقت ہو تو اس پر عمل کرے کیونکہ احادیث صحیحہ اور سنت نبوی ﷺ پر ہر مسلمان جان چھڑکنا چاہتا ہے اور یہی محبت کی سند ہے۔ ہم سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی پیاری ذات ہم سب کو یکساں محبوب اور سب کے لیے واجب الاتباع ہے۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت شدہ حدیثیں سب کو سر آنکھوں پر رکھنی چاہئیں ہم سب کو چاہیے کہ آپس میں محبت کریں اور وہ محبت صرف اللہ کی ذات کے لیے کریں اور سنت نبوی ﷺ کی فضا میں شیر و شکر بن کر رہیں اور رحمت کونین ﷺ کی احادیث صحیحہ کو جان سے زیادہ عزیز رکھ کر اتباع کریں۔

نسأل اللّٰه التوفيق والحمد لله اولا وآخرًا ظاهرًا وباطنًا

والصلوٰة على عبده ونبيه ورسوله ﷺ.

وقد حصل الفراغ بحمد لله فى الساعة السابعة مساء سابع

من شعبان ١٣٩٣هـ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت اور اس کی فضیلت اور تاکید

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کو اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ نہیں پیچھے رہتا تھا باجماعت سے مگر وہی شخص جس کی منافقت مشہور تھی یا بیمار۔ بے شک بعض اوقات بیمار دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلتا یہاں تک کہ نماز میں شامل ہوتا۔

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے دکھائی ہمیں ہدایت کی راہیں اور ہدایت کی راہوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز باجماعت پڑھی جائے اس مسجد میں جہاں اذان ہوتی ہے۔ ❶

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو پسند ہو کہ وہ ملے اللہ تعالیٰ کو کل مسلمان ہو کر، تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے، جب بھی ان کے لیے اذن دی جائے۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی تمہارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کی راہیں اور تحقیق باجماعت نمازیں بھی ہدایت کی راہوں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں، تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دو گے۔ اور اگر تم اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص بھی اچھا وضو کرے پھر نماز کے ارادے سے مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اس کے بدلے ایک درجہ اور معاف کرتا ہے اس کے بدلے ایک گناہ تحقیق میں نے اپنے کو اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس

❶ مسلم: ١/ ٢٣٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالت میں دیکھا کہ نہیں پیچھے رہتا تھا نماز سے مگر وہ شخص جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا تھا، تحقیق ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک آدمی بیمار لایا جاتا تھا دو آدمیوں کے سہارے، یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ ❶

فقیہ الامت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ترک جماعت کو گمراہی کا سبب قرار دیا اور پھر اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل کو بیان فرمایا کہ وہ بیماری کی حالت میں بھی سخت مشقت اٹھا کر بھی جماعت میں شامل ہوتے تھے۔

معلوم ہوا کہ جماعت ایک ایسا مہتم بالشان امر ہے جس میں مشقت اٹھا کر بھی شامل ہونا چاہیے، اللہ توفیق دے۔ آمین

جماعت سے نماز پڑھتے وقت صف بندی کی جو تاکید رسول اللہ ﷺ نے کی ہے اتنی تاکید شاید ہی کسی چیز کی کی ہو، صف بندی اور صف کے سیدھا رکھنے کا بہت ہی خیال کرتے تھے یہاں تک کہ صف سیدھا رکھنے کو نماز کا پورا ہونا قرار دیا۔ اور صف کے ٹیڑھا پن کو نماز کا نقصان جیسے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ .)) ❷

''اپنی صفوں کو سیدھا کرو اس لیے کہ صف سیدھا کرنا نماز کے پورا ہونے میں سے ہے۔''

صف کیسی سیدھی ہونی چاہیے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ .)) ❸

---

❶ مسلم: ١/ ٢٣٢ . ❷ مسلم: ١/ ١٨٢ .

❸ ابوداود: ١/ ٩٧ ، واسناده صحيح .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اپنی صفوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح بناؤ اور صفوں کو قریب کرو گردنوں کو آپس میں برابر کرو پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے۔ میں ضرور شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان بکری کے بچہ کی طرح گھستا ہے۔“

نیز سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے تو دائیں طرف دیکھ کر فرماتے:

((اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ بِيَسَارِهِ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ.)) ❶

”سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو سیدھا کرو، پھر بائیں طرف متوجہ ہو جاتے اور فرماتے، سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔“

یہاں تک کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے کہ صفوں کو سیدھا کرو، ضرور صفوں کو سیدھا کرو۔ یا، اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈالے گا۔

((فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ.)) ❷

”پس میں نے صف میں کھڑے ہونے والے آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے ملایا اور اپنے گھٹنے کو اپنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ ملایا اور اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملایا۔“

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں تو ہم میں سے ہر آدمی ایسا ہوتا کہ وہ اپنی مونڈھوں کو اپنے ساتھی کے مونڈھوں کے ساتھ اور اپنے قدم کو اپنے ساتھی کے قدم سے

❶ ابوداود، ص: ۹۸، باسناد حسن.

❷ ابوداود: ۱/ ۹۷۔ باسناد صحیح، بخاری: ۱/ ۱۰۰.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ملاتے تھے۔ ❶

مذکورہ بالا احادیث سے چند چیزیں معلوم ہوئیں۔

ا: صف کے سیدھا رکھنے سے نماز پوری ہوتی ہے۔

۲: صف کے ٹیڑھا ہونے سے نماز میں نقصان ہوتا ہے۔

۳: صف ٹیڑھی ہونے سے نمازیوں کے دلوں میں حسد اور بغض واقع ہو جاتا ہے۔

۴: صف میں نمازی قریب قریب کھڑے ہو جائیں۔

۵: صف میں نمازیوں کے دور کھڑے ہونے سے شیطان درمیان میں گھستا ہے۔

۶: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازی کو اپنے قدم چیر کر دور دور رکھ کر کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔

۷: پورا قدم ٹخنوں سے لے کر چھنگلیوں تک ملانا سنت ہے۔

۸: جو لوگ صرف چھنگلیاں ملاتے ہیں اور پورا قدم نہیں ملاتے یہ صحیح نہیں۔

بعض اہل حدیث ہونے کے باوجود پورے پاؤں نہیں ملاتے۔

ہم درخواست کرتے ہیں کہ سنت کے مقابلہ میں کوئی بھی اپنی رائے کو ترجیح نہ دیں۔ اگر چہ وہ اہل حدیث ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❶ بخاری: ۱/ ۱۰۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے:

(۱)......سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ ❶

۲: ((عن محمد بن یحيٰی قال رأیت عبدالله بن الزبیر ورأی رجلا رافعا یدیه یدعوا قبل ان یفرغ من صلوته فلما فرغ منها قال ان رسول الله ﷺ لم یکن یرفع یدیه حتی یفرغ من صلوته.)) ❷

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے (یعنی سلام پھیرنے سے پہلے) ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ (دعا کے لیے) نہیں اٹھایا کرتے تھے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔"

۳: ((إنَّ رسول الله ﷺ کان اذا فرغ من صلوته رفع یدیه وضمهما وقال.)) ❸

---

❶ رواه الترمذی، مشکوٰة: ص ۸۹.

❷ رواه الطبرانی فی الکبیر مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۶۹، ورجاله ثقات.

❸ کتاب الزهد والرقائق: ص ٤٠٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یعنی رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جاتے تو ہاتھ اٹھاتے اور ان کو ملا کر رکھتے اور فرماتے۔"

(۴)......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول (بارش نہ ہونے سے) حیوان، عیال اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے اور لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے۔ ❶

وہ امام خائن ہے جو دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرتا ہے:

(۵)......سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین کام کرنے کسی کے لیے حلال نہیں ہیں کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرواتا ہے پس وہ اپنے نفس کو دعا کے ساتھ خاص کرتا ہے۔ ❷

٦: ((عن سلمان رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ما رفع قوم اكفهم الى الله عزوجل سألوا شيئا الا كان حقا على الله عزوجل ان يضع في ايديهم الذي سألوا.)) ❸

"سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم اپنی ہتھیلیوں کو سوال کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھاتی مگر اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں میں وہ چیز رکھتا ہے جس کا انہوں نے سوال کیا۔"

٧: ((عن انس رضي الله عنه قال رسول الله ﷺ ما اجتمع ثلاثة يدعوة قط الا كان حقا على الله ان لا يرد ايديهم صفرًا.)) ❹

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی اکٹھے ہو کر دعا

---

❶ بخاری: ص ۱۴۰۔ ❷ الحديث مشكوٰة: ۹٦۔

❸ رواه الطبراني في الكبير، ورواته ثقات كلهم، مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱٦۹۔

❹ رواه البيهقي في شعب الايمان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے کبھی بھی مگر اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹائے گا۔

(۸)......العلاء بن الحضرمی جلیل القدر صحابی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے ساتھ ان کا یہ واقعہ منقول ہے کہ طلوع فجر کے وقت صبح کی اذان کہی گئی سیدنا علاء صحابی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز کو پورا کر لیا تو العلاء رضی اللہ عنہ اور لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

((و نصب فی الدعاء ورفع یدیه وفعل الناس مثله .)) ❶

''یعنی سیدنا العلاء رضی اللہ عنہ اور تمام لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

فرض نماز کے بعد دعا بدعت نہیں ہے:

اس سلسلہ میں بعض لوگوں کو حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم رحمہما اللہ کی عبارت سے مغالطہ لگا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس مغالطہ کا ازالہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(۹)......یعنی بہت لوگوں نے سمجھا ہے کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نماز کے بعد مطلق دعا کرنے کی نفی کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے کلام کا مطلب اور خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ قبلہ رخ ہو کر بالالتزام اور سلام کے بعد (متصل) دعا کرنے کی نفی کی ہے۔ لیکن اگر رخ بدل لیا جائے (جیسے امام بدل لیتا ہے) یا اذکار مسنونہ پہلے پڑھ لیے جائیں تو اس وقت حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے نزدیک بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ ❷

کتبه

ابو الحبیب

۱۰ صفر ۱۴۰۰ھ

❶ البدایة والنهایة: ٦/ ٣٢٨۔

❷ فتح الباری: ۱۳/۳۸۲، کتاب الدعوات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرابوں پر مسح

سوال:.......اگر وضو کر کے جرابیں پہنی ہوں تو کیا دوبارہ وضو کے وقت جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے؟ یا جرابیں اتار کر پاؤں دھونا ضروری ہیں؟

جواب:.......الحمد للہ! اگر وضو کر کے جرابیں پہنی ہوں تو دوبارہ وضو کرتے وقت جرابیں اتار کر پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں، صرف جرابوں پر مسح کر لینا کافی ہے اور خاص کر سردیوں میں جرابوں پر مسح کرنا اللہ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے ہم پر، مگر بہت سے لوگ، طہارت اور وضو کے بعد، پہنی ہوئی جرابوں پر مسح کرنے میں (سخت) حرج (تنگی) محسوس کرتے ہیں حالانکہ اکثر سلف صالحین کے نزدیک جرابیں موزوں ہی کے قائم مقام ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے بھی باقاعدہ جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔

پہلی حدیث:

عروہ بن مغیرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.)) ❶

"میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو میں نے چاہا (کہ وضو کرتے وقت) آپ ﷺ کے موزے اتار لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو۔ چونکہ جب میں نے انہیں پہنا تھا تو میرے پاؤں پاک تھے۔ (یعنی میں وضو سے تھا) پس آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔"

دوسری حدیث:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.)) ❷

---

❶ صحيح البخاري، حديث نمبر: ٢٠٦.

❷ سنن ابوداؤد، كتاب الطهارة، حديث نمبر: ١٥٩، سنن نسائی، كتاب الطهارة، كتاب الطهارة، رقم: ١٢٥، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، رقم: ٥٦٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور دونوں جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔"

یہ حدیث بالکل صحیح ہے، درج ذیل تمام علماء نے اس کی تصدیق کی ہے:

۱: مفتی اعظم شیخ ابن باز (۱۴۱۹ھ)، حاشیۃ بلوغ المرام لابن باز ۹۱، إسنادہ حسن کہا ہے اور شیخ ابن باز نے ہی مجموع فتاوی ابن باز ۱۱۲/۱۰ [ثابت کہا ہے]

۲: علامہ الالبانی (۱۴۲۰ھ)، تمام المنة ۱۱۲ إسنادہ صحیح علی شرط البخاري، بخاری کی شرط پر اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۳: ابن حبان (۳۵۴ھ)، صحیح ابن حبان ۱۳۳۸ أخرجه في صحيحه.

۴: الألباني (۱۴۲۰ھ)، صحیح ابن ماجہ ۴۵۹، صحیح۔

۵: الألباني (۱۴۲۰ھ)، صحیح ابن ماجہ ۴۶۰، صحیح۔

۶: اس حدیث کو ابن حزم نے صحیح کہا ہے۔ حافظ اسماعیلی نے فرمایا کہ اس کی سند بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔ ❶

۷: حافظ ابن القیمؒ نے "زاد المعاد" (۱۹۹/۱) میں کہا کہ نبی کریم ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا ہے "یہ قول اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک مغیرہ بن شعبہ کی حدیث صحیح ہے۔

۸: امام ترمذی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ ❷

تیسری حدیث:

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ شَكَوْا إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبَرْدِ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ.)) ❸

"رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا تو اسے ٹھنڈ لگ گئی، جب وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں (وضو کرتے وقت)

❶ النكت الظراف لابن حجر، ۸/ ۴۹۳.
❷ سنن ترمذی، حدیث: ۹۹، امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
❸ سنن ابوداؤد، حدیث نمبر: ۱۴۶، مسند احمد، حدیث نمبر: ۲۲۳۸۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عماموں (پگڑیوں) اور تساخین پر مسح کرنے کا حکم دیا۔"

عربی میں تساخین ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے پاؤں گرم رکھیں جائیں، اس میں موزے بھی شامل ہیں اور جرابیں بھی۔

ا:.......اس روایت کی سند صحیح ہے، اسے حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ دونوں نے صحیح کہا ہے۔ ❶

اس حدیث پر امام احمد رحمہ اللہ کی جرح کے جواب کے لیے نصب الرایہ (۱/۱۶۵) وغیرہ دیکھیں۔ اوپر تینوں احادیث میں موزوں، جرابوں، جوتوں اور پگڑیوں، ان چاروں کے الگ الگ نام ذکر ہیں، لہٰذا ان سب پر مسح کرنا جائز ہے۔

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی جرابوں پر مسح کرتے تھے اور صحابہ میں سے کسی نے بھی ان پر اعتراض نہیں کیا۔ ان میں چند کے نام یہ ہیں:

امام ابوداؤد کہتے ہیں: علی بن ابی طالب، ابن مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث، عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ ❷

صحابہ کرام کے یہ آثار مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۸۸، ۱۸۹)، مصنف عبدالرزاق (۱/۱۹۹، ۲۰۰)، محلی ابن حزم (۲/۸۴)، الکنیٰ للدولابی (۱/۱۸۱) وغیرہ میں باسند موجود ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل

سیدنا علی رضی اللہ عنہ:

امام ابن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ نے فرمایا: عمرو بن حریث نے کہا میں نے دیکھا (سیدنا) علی رضی اللہ عنہ قضائے ضروریہ سے فارغ ہوئے، پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ ❸

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❹

---

❶ المستدرك والتلخيص، رقم: ٦٠٢. ❷ سنن ابوداؤد، حديث نمبر: ١٥٩، مصنف ابن ابی شيبة: ١/١٨٦، ١٨٩، حديث: ١٩٧٩، ١٩٨٤، ١٩٨٧، ١٩٩٠.

❸ الاوسط: ١/ ٤٦٢۔ اس کی سند صحیح ہے۔ ❹ دیکھئے: مصنف ابن ابی شيبه (١/ ١٨٨، ح: ١٩٧٩، وسندهٔ حسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک انس رضی اللہ عنہ جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ ❶

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ:

عبدالرزاق (۷۷۴) اور ابن المنذر نے "الاعمش عن إبراهيم عن همام بن الحارث عن أبي مسعود" کی سند سے روایت کیا ہے کہ ابو مسعود (عقبہ بن عمرو البدری الانصاری) رضی اللہ عنہ جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ اس روایت کی سند اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۸۹، ح: ۱۹۸۷ میں اس کا صحیح شاہد ہے لہٰذا یہ روایت بھی اس شاہد کی وجہ سے صحیح لغیرہ ہے۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❷

سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❸ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❹

تابعین کا عمل:

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ ❺ سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❻

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ ❼

معلوم ہوا کہ تابعین کا بھی جرابوں پر مسح کے جواز پر اجماع ہے۔

محدثین وسلف صالحین کے اقوال:

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان الثوری، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ (بشرطیکہ وہ موٹی ہوں) ❽

چنانچہ ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے نو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح کرنا مروی ہے، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: علی بن ابی طالب، عمار بن یاسر، ابو مسعود، انس بن مالک، ابن عمر، براء بن عازب، بلال، ابوامامہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہم" انتہی ❾

---

❶ ابن ابی شیبة: ۱/ ۱۸۸، رالاوسط: ۱/ ٤٦٢، المعجم الكبير للطبرانی: ۱/ ۲٤٤، اس کی سند صحیح ہے۔ (سنداً ضعیف) ❷ مصنف ابن ابی سیبة: ۱/ ۱۸۹، ح: ۱۹۸٤، وسندهٗ صحيح. ❸ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۱۸۹، ح: ۱۹۸، اور اس کی سند صحیح ہے۔ ❹ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۱۸۹، ح: ۱۹۹۰، وسندهٗ صحيح. ❺ مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۱۸۸، ح: ۱۹۷۷، اس کی سند صحیح ہے۔ ❻ مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۱۸۹، ح: ۱۹۷۹، اس کی سند صحیح ہے۔ ❼ المحلی: ۲/ ۸٦. ❽ سنن الترمذی، ح: ۹۹. ❾ الاوسط: ۱/ ٤٦٢.

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن قیم ؒ کہتے ہیں: ''ابوداؤد نے ان کی تعداد میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا: ابوامامہ، عمرو بن حریث، عمر فاروق اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی ان میں شامل ہیں۔ لہٰذا جرابوں پر مسح کرنے کے بارے میں دلیل صحابہ کرام کا عمل ہے، ابوقیس کی روایت نہیں ہے۔ نیز امام احمد نے جرابوں پر مسح کو صراحت کے ساتھ جائز قرار دیا ہے، لیکن ابوقیس کی روایت کو کمزور کہا ہے۔ یہ امام احمد ؒ کا علمی عدل و انصاف ہے کہ انہوں نے جرابوں پر مسح کے لیے دلیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل اور صریح قیاس کو رکھا ہے، کیونکہ جرابوں اور موزوں کے مابین کوئی مؤثر فرق نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے دونوں کا حکم الگ الگ کیا جائے۔ انتہی ❶ ابن قدامہ ؒ کہتے ہیں: ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا اور ان کے زمانے میں کسی نے ان کی مخالفت نہیں کی تو اس طرح اس پر اجماع ہو گیا'' انتہیٰ ❷

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ کہتے ہیں: ''جرابوں اور جوتوں میں فرق صرف اور صرف یہ ہے کہ جرابیں اون کی ہوتی ہیں اور جوتے چمڑے کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات تو واضح ہے کہ: اس قسم کا فرق شرعی احکام میں مؤثر نہیں ہوتا، اس لیے چمڑے، سوت، سن یا اون کسی بھی چیز کے ہوں سب کا حکم ایک ہی ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے سیاہ یا سفید احرام کی چادر میں کوئی فرق نہیں ہوتا...... زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ چمڑا اون سے زیادہ دیر تک چلتا ہے، لیکن اس سے شرعی حکم پر کوئی اثرات مرتب نہیں ہوتے، نیز چمڑے کے مضبوط ہونے سے بھی کوئی اثر مرتب نہیں ہوگا۔ اور یہ بھی وجہ ہے کہ: جیسے چمڑے کے بنے ہوئے موزوں پر مسح کرنے کی ضرورت پڑتی ہے بالکل اسی طرح اون وغیرہ کی بنی ہوئی جرابوں پر مسح کرنے کی بھی ضرورت پڑتی ہے، دونوں میں مسح کرنے کی ضرورت اور حکمت بالکل یکساں ہیں، لہٰذا اگر ان دونوں کا حکم یکساں نہ رکھا گیا تو یہ دو ایک جیسی چیزوں کے درمیان تفریق ڈالنے کے مترادف ہوگا جو کہ کتاب و سنت سے ثابت شدہ عدل اور قیاس صحیح پر مبنی موقف سے متصادم ہے اور جو (موزے اور جرابوں میں مسح کا حکم الگ الگ رکھنے کے لیے) یہ فرق بیان کرے کہ جراب میں سے پانی رس کر انسانی جلد تک پہنچ جائے گا اور موزے میں نہیں رہے گا تو یہ غیر مؤثر فرق ہے۔'' انتہیٰ ❸

صحیح مسلم کی شرح لکھنے والے امام نووی ؒ کہتے ہیں: ''ہمارے (شافعی) فقہائے کرام نے عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے جرابوں پر مسح کرنے کا جواز نقل کیا ہے چاہے جرابیں باریک ہی کیوں نہ ہوں، نیز

❶ تهذيب السنن: ١/ ١٨٧ . ❷ المغني: ١/ ٢١٥ . ❸ مجموع الفتاوىٰ: ٢١/ ٢١٤ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی بات ابو یوسف، محمد، اسحاق اور داود سے بھی انہوں نے نقل کی ہے۔" انتہیٰ ❶

جرابوں پر مسح کے جواز کے موقف کو شیخ البانی اور شیخ ابن عثیمین ﷭ راجح قرار دیتے ہیں۔

سعودی فتاویٰ کمیٹی سے سوال ہوا　　　　فتویٰ نمبر: (۱۹۴۶)

سوال:...... جرابوں پر مسح کرنے کا حکم کیا ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على رسوله وآله وصحبه......

وما بعد: وضو میں جرابوں پر مسح کرنے کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف ہے: بعض علماء نے ممنوع قرار دیا اور کچھ نے جائز قرار دیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

علمی تحقیقات اور فتاویٰ جات کی دائمی کمیٹی

عبداللہ بن قعود　　عبداللہ بن غدیان　　عبدالرزاق عفیفی　　عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

موزے، جرابیں باریک ہوں یا موٹی یا پھٹی ہوئی سب پر مسح جائز ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس وقت تک مسح کرتے رہو جب تک وہ (موزے) تیرے پاؤں سے لگے رہیں، کیا تجھ معلوم نہیں کہ مہاجرین اور انصار کے موزے پھٹے ہوئے ہی ہوتے تھے۔ ❷

(بقول حنفیہ) امام ابوحنیفہ ﷫ پہلے جرابوں پر مسح کے قائل نہیں تھے لیکن بعد میں انہوں نے رجوع کر لیا تھا، امام ابوحنیفہ ﷫ کا آخری موقف بھی جرابوں پر مسح کے جواز کا تھا۔ امام ترمذی ﷫ ان کا جدید موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدٍ الترمذی قال: سمعت ابا مقاتل السمرقندی، يقول: دخلت على ابي حنيفة في مرضه الذي مات فيه، فدعا بماء فتوضا وعليه جوربان، فمسح عليهما، ثم قال: فعلت اليوم شيئا لم اكن افعله، مسحت على الجوربين وهما غير منعلين."

"میں نے صالح بن محمد سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابومقاتل سمرقندی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں جس بیماری میں امام ابوحنیفہ صاحب کی وفات ہوئی تھی اس بیماری کے ایام میں میرا امام صاحب کے ہاں جانا ہوا تو انہوں نے پانی منگوایا اور انہوں نے جرابیں پہنے ہوئے وضو کیا پس آپ ان پر مسح کیا پھر فرمایا: میں نے آج ایسا کام کیا ہے جو میں پہلے نہیں کرتا تھا یعنی میں نے جرابوں پر مسح کیا ہے حالانکہ جرابوں کے نیچے چمڑا نہیں لگا تھا۔" ❷ (ماخوذ: ہفت روزہ صحیفہ کراچی، شمارہ ماہ دسمبر ۲۰۱۹ء)

---

❶ مصنف عبدالرزاق [illegible]، السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٨٣.

❷ الجامع للترمذی: ۱/ ۱۶۷ با تحقیق و تعلیق الشیخ احمد شاکر، ترمذی، تحت الحدیث: ۹۹.

نمبر ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور، حضرت مولانا محمد یٰسین راشی صاحب کی سرپرستی میں قرآن وحدیث کی تعلیم میں کوشاں ہے۔

جامعہ ھذا میں زیر تعلیم اقامتی ومقامی طلباء کے جملہ اخراجات مثلاً: طعام، قیام، موسم کے مطابق بستر، لباس، علاج وغیرہ جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔

جامعہ ھذا میں سالانہ عظیم الشان تبلیغی کانفرنس منعقد کی جاتی ہے علاقہ کے ہزاروں لوگ کانفرنس میں شریک ہوتے ہیں۔ ملک کے معروف وجید علمائے کرام تشریف لاکر شرکاء کانفرنس کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرماتے ہیں۔

جامعہ ھذا کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ آپ جیسے مخیر حضرات کے رضاکارانہ تعاون سے تمام اخراجات پورے ہوتے ہیں۔

مخیر حضرات

زکوٰۃ، عشر، عطیات، وصدقات سے

جامعہ کی مالی سرپرستی فرمائیں اور صدقہ جاریہ میں شامل ہوں۔

محمد اسماعیل ساجد
مدیر جامعہ محمدیہ
جام پور ضلع راجن پور 0333-8556472

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اشاعت دین کا عظیم مرکز

اِدارہ تبلیغ اِسلام جام پور ضلع راجن پور

ادارہ تبلیغِ اسلام جام پور ایک منفرد و عظیم ادارہ ہے جس کی طرف سے مختلف مسائل پر قرآن وحدیث کی روشنی میں دینی واصلاحی لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ادارہ کا طبع شدہ لٹریچر پڑھ کر بے شمار لوگ اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کر کے صحیح العقیدہ باعمل مسلمان بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ ادارہ ہٰذا کے اشتہارات ملک کی اکثر وبیشتر مساجد میں آویزاں ہیں تبلیغِ دین کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

مقاصد

ادارہ ہٰذا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ خالص توحید وسنت کی دعوت کو عام کیا جائے اثباتِ توحید، اتباعِ سنت، فکرِ آخرت، اعمالِ صالحہ وغیرہ مسائل پر وافر تعداد میں لٹریچر چھپوا کر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ موجودہ حالت میں قرآن وحدیث پر مبنی لٹریچر عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ادارہ تبلیغ اسلام جام پور فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر یہ خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

اہل خیر کی ذمہ داری

تمام اہلِ خیر کی ذمہ داری ہے کہ دعوت وتبلیغ کے اس مشن میں زکوٰۃ، صدقات، عشر اور عطیات کی مد سے ادارہ کی مالی سرپرستی فرمائیں تاکہ یکسوئی کے ساتھ فروغِ اسلام کے اس پروگرام کو جاری رکھا جاسکے۔ یہ عظیم صدقۂ جاریہ ہے۔

محمد یسین راہی
مدیر ادارہ تبلیغ اسلام
جام پور ضلع راجن پور (پاکستان)
0333-8556473

محمد اسماعیل سلفیہ
مدیر جامعہ محمدیہ
جام پور ضلع راجن پور (پاکستان)
0333-8556472